سوال

(618) [illegible] کے با[illegible]

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

[illegible] زیورات کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

[illegible]تہ!

[illegible]بعد!

[illegible]پ کا سوال تین حصوں پر مشتمل ہے، جن کا ترتیب وار جواب درج ذیل ہے:

[illegible]:

"عورتوں کے لیے سر کے بال [illegible] : ۵۰۵۲

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] : ۲/۴۹)

[illegible] بالوں سے استغنائیت کی بنا پر بعض اُمہات المومنین ایسے کرلیا کرتی تھیں۔

[illegible] ہے کہ یہ عمل تب بھی ناجائز ہے۔

[illegible]ن الشنقیطی، اضواء البیان میں فرماتے ہیں:

[illegible] ہے۔

پھر اس حدیث «أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ [illegible] گزارنے والیاں) تھیں۔

[illegible]شاد باری تعالیٰ ہے:

وما كان لكم أن تؤذوا رسول الله ولا أن تنكحوا أزوٰجه من بعده أبدا إن ذلكم كان عند الله عظيما ۵۳..... سورة الاحزاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] "

ی : ۵/۵۹۸ تا ۶۰۱)

[illegible] نہیں ہے۔

ی : ۲۲/۱۴۵ میں فرماتے ہیں :

جیسا کہ بعض آبرو باختہ کرتی ہیں کہ کندھوں کے درمیان لٹکتی ہوئی ایک ہی ینڈھی بنا لیتیں ہیں۔

[illegible] :

[illegible] :۲۱۲۸

ے "کی اہل م [illegible] "

[illegible] : ۲/۴۲، وانظر : الایضاح والتبیین للشیخ حمود التویجري، ص ۸۵)

[illegible] : «لَعَنَ النَّامِصَةَ وَالْمُتَنَمِّصَةَ» صحیح ابن حبان : ۵۴۸۰

یم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بال اکھڑوانے والی اور اکھیڑنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ "

[illegible] :

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ.......۳۱..... سورة النور

"اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے "لہٰذا ظاہر زیورات کیسے جائز ہو سکتے ہیں؟

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

1